بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 / مارچ 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا ان کی شہادت کے بعد کے واقعات کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ: باغی حضرت عثمانؓ کو شہید تو کر چکے تھے ان کی نعش کے دفن کرنے پر بھی ان کو اعتراض ہوا اور تین دن تک آپ کو دفن نہ کیا جاسکا۔ آخر صحابہ کی ایک جماعت نے ہمت کر کے رات کے وقت آپ کو دفن کیا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے باغ کے دروازے پر پہرہ دینے کا حکم فرمایا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اندر آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عمرؓ ہیں پھر ایک اور شخص آیا اور اجازت مانگی اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا اسے آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو تاہم ایک بڑی مصیبت اسے پہنچے گی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے جبکہ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ تھے۔ احد پہاڑ ہلنے لگا تو آپؐ نے فرمایا احد ٹھہر جا۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپؐ نے اس پر اپنا پاؤں بھی مارا اور فرمایا تجھ پر ایک نبی اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ شخص اس فتنہ میں حالت مظلومیت میں مارا جائے گا یہ آپ نے حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ آپ ہمیں حضرت عثمانؓ کے بارے میں کچھ بتائیں۔ آپ نے فرمایا وہ تو ایسا

شخص تھا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ ذوالنورین تھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا حضرت عثمانؓ ہم سب میں سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ حضرت عائشہؓ کو جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے فرمایا ان لوگوں نے آپ کو قتل کر دیا حالانکہ آپ ان سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے اور ان سب سے زیادہ ربّ کا تقویٰ اختیار کرنے والے تھے۔ الاستیعاب میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب عزّ وجل سے یہ دعا مانگی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو آگ میں داخل نہ کرے جو میرا داماد ہو یا جس کا میں داماد ہوں۔

حضرت عثمانؓ کے حلیہ وغیرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نہ پستہ قد تھے نہ ہی بہت لمبے۔ آپ کا چہرہ خوبصورت، جلد نرم، داڑھی گھنی اور لمبی، رنگ گندمی، جوڑ مضبوط، کندھے چوڑے، سر کے بال گھنے تھے۔ آپ داڑھی کو خضاب سے پیلا کرتے تھے۔ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے۔ عشرہ مبشرہ میں بھی آپ شامل تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضرت عثمانؓ کے ساتھ جنت میں رفاقت کے بارے میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی جنت میں میرا ساتھی عثمان ہوگا۔ حضرت جابر بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ ایک گھر میں مہاجرین کے ایک گروہ کے ساتھ تھے جن میں ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضوان اللہ علیہم تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنے ہم کفو کے ہمراہ کھڑا ہو جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت عثمانؓ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ کیا اور فرمایا اَنتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَوَلِيِّ فِي الْاٰخِرَةِ کہ تم دنیا میں بھی میرے دوست ہو اور آخرت میں بھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں مسجد نبوی کی توسیع ہوئی تھی اس میں بھی حضرت عثمانؓ کو حصہ لینے کی توفیق ملی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ماہ ربیع الاول یکم ہجری بمطابق اکتوبر 622ء کے آخر میں اپنے دست مبارک سے مسجد نبوی کا سنگ بنیاد رکھا اور اس کی تکمیل ماہ شوال یکم ہجری اپریل 623 عیسوئی میں ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دور میں مسجد نبوی کی پہلی توسیع محرم 7 ہجری جون 628 عیسوی میں ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غزوہ خیبر سے کامیاب ہو کر لوٹے تو آپ نے مسجد نبوی کی توسیع اور تعمیر نو کا حکم جاری فرمایا۔ مسجد کے شمالی جانب ایک انصاری صحابی کا گھر تھا جس کو اپنا مکان دینے میں کچھ پس وپیش تھا۔ حضرت عثمان نے اپنی جیب سے دس ہزار دینار دے کر وہ گھر خرید لیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور آپؐ نے اسے مسجد میں شامل کر دیا۔

حضرت عمر کے دور میں مسجد نبوی کی دوسری توسیع 17 ہجری میں ہوئی۔ جب حضرت عثمان 24 ہجری میں خلیفہ منتخب ہوئے تو لوگوں نے ان سے درخواست کی کہ مسجد نبوی کی توسیع کر دی جائے انہوں نے صحن کی تنگی کی شکایت کی۔ حضرت عثمان نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا سب کی رائے یہی تھی کہ پرانی مسجد کو مسمار کر کے اس کی جگہ نئی مسجد تعمیر کر دی جائے۔ ایک دن حضرت عثمان نے نماز ظہر کے بعد فرمایا کہ میں مسجد کو مسمار کر کے اس کی جگہ نئی مسجد بنانا چاہتا ہوں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ جو بھی مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک گھر عطا کر دیتا ہے۔ مجھ سے پہلے حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھوں مسجد نبوی کی توسیع اور تعمیر نو میرے لئے ایک مثال اور نظیر ہے میں نے صاحب الرائے اصحاب سے مشورہ کیا ہے اور ان سب کی متفقہ رائے یہی ہے کہ مسجد نبوی کو مسمار کر کے اسے دوبارہ بنایا جانا چاہئے۔ اس پر چند صحابہ کرام نے اس معاملے میں اپنے تحفظات پیش کئے۔ ان کا خیال تھا گرانی نہیں چاہئے۔ جب حضرت عثمانؓ لوگوں کو قائل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو آپ نے ماہ ربیع الاول 29 ہجری نومبر 649 عیسوی میں کام کی ابتدا کروادی تعمیر نو کے کام میں صرف دس ماہ صرف ہوئے اور یوں یکم محرم 30 ہجری کو مسجد نبوی تیار ہو گئی۔ آپ بنفس نفیس کام کی نگرانی فرماتے تھے۔ دن کے وقت ہمیشہ روزہ رکھتے اور رات کے وقت اگر نیند مجبور کرتی تو مسجد نبوی میں ہی سستا لیا کرتے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کو جنوب میں قبلہ کی جانب وسعت دی اور اسکی قبلہ کی دیوار کو اس جگہ تک لے آئے جہاں کہ آج ہے۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں مسجد کے دروازوں کی تعداد چھ تھی۔ پہلی مرتبہ مسجد نبوی میں پتھروں پر نقش و نگار بنوائے گئے۔ اس میں سفیدی کروائی گئی۔ حضرت خارجہ بن زید کے بیان کے مطابق حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کی شرقی اور غربی دیواروں میں روشندان رکھوائے تھے۔ اس بات کا خاص اہتمام رکھا گیا کہ نئے ستون انہی ستونوں کی جگہ استوار کئے جائیں جہاں نبی کریم ﷺ کے دور مبارکہ میں کھجور کے تنے سے بنے ہوئے ستون ہوا کرتے تھے۔ چونکہ حضرت عمرؓ کی شہادت محراب نبوی میں نماز کی امامت کرواتے ہوئے ہوئی تھی اس بات کو یقینی بنانے کیلئے کہ آئندہ کوئی ایسا حادثہ رونما نہ ہو حضرت عثمانؓ نے محراب کے مقام پر ایک مقصورہ تعمیر کروایا جو کہ مٹی کی اینٹوں سے بنا تھا اور اس میں جھروکے اور روزن رکھے گئے تھے تاکہ مقتدی اپنے امام کو دیکھ سکیں۔ یہ پہلا حفاظتی طریقہ تھا جو کہ مسجد نبوی میں تعمیر ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کو تو میں حضرت سلیمان سے تشبیہ دیتا ہوں۔ ان کو بھی عمارات کا بڑا شوق تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ

صرف زمین پر مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو تا کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالیٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اپنے زمانے میں اسے پختہ بنوایا تھا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔

حضور انور نے فرمایا: پہلا اسلامی بحری بیڑا 28 ہجری میں حضرت عثمانؓ کے زمانے کا بنایا گیا۔ امیر معاویہؓ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں بحری جنگ کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اخلاق میں سب سے زیادہ مشابہت حضرت عثمانؓ کی تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی بیٹی کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ حضرت عثمانؓ کا سر دھو رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا اے میری بیٹی ابوعبداللہ یعنی عثمان سے بہترین سلوک سے پیش آیا کرو کیونکہ وہ میرے صحابہ میں سے اخلاق کے لحاظ سے سب سے زیادہ میرے مشابہ ہے۔ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ میں سے بات کو مکمل اور خوبصورت رنگ میں بیان کرنے میں حضرت عثمانؓ سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا تاہم آپ زیادہ بات چیت سے گریز کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جو حضرت عثمانؓ کی بیوی تھیں اور ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے پاس سے تشریف لے گئے ہیں اور میں نے آپ کے سر میں کنگھی کی ہے تو آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تم ابوعبداللہ حضرت عثمان کو کیسا پاتی ہو میں نے عرض کیا بہت عمدہ۔ آپ نے فرمایا پس تو بھی ان سے عزت سے پیش آیا کر کیونکہ وہ میرے صحابہ میں سے اخلاق کے لحاظ سے مجھ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا حضرت عثمان کا ذکر یہاں ختم کرتا ہوں۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم مبشر احمد رِند صاحب معلم سلسلہ ربوہ، مکرم منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر جماعت ضلع اسلام آباد، بریگیڈیئر ریٹائرڈ مکرم لطیف محمد لطیف صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی، مکرم کونوک بیک اومُربیکوف صاحب آف قرغیزستان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئٰاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللّٰہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔